باب۔۳۶

شفعہ (حق)

قرآن: شفعہ کے موضوع پر قرآن میں کوئی باقاعدہ حکم تو نہیں ملتا، تاہم پڑوسی کے حقوق کے بارے میں ایک جگہ ہے: وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ، یعنی ماں باپ کے ساتھ، قرابت داروں کے ساتھ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ، قریبی ہمسائے اور اجنبی پڑوسیوں کے ساتھ احسان کیا کرو، (النساء:۳۶)۔

حدیث: رسول اکرمؐ نے شفعہ (یعنی حق) کا ہر اس زمین (یامال) میں حکم دیا ہے جو مشترکہ ہو تقسیم شدہ نہ ہو۔ لیکن اگر جائیداد میں حد بندی اور راستے متعین ہو چکے ہوں تو پھر کوئی حق باقی نہیں رہتا۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۱۱۵)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ابو رافعؓ نے سعد ابی وقاصؓ سے کہا کہ میرے دو گھر تمھارے محلے میں ہیں، تم انہیں خرید لو۔ انھوں نے انکار کیا تو ان کے ساتھ کھڑے مسور بن مخزمہؓ نے ان پر زور ڈالا کہ تم ضرور خرید لو۔ چناں چہ انھوں نے ان مکانوں کے ۴۰۰ درہم لگائے اور کہا کہ اس سے زیادہ نہیں دوں گا۔ ابو رافعؓ نے کہا کہ مجھے تو اس کے ۵۰۰ درہم مل رہے تھے۔ لیکن ارشاد نبویؐ ہے کہ پڑوسی، شفعہ کا زیادہ مستحق ہے لہٰذا میں یہ دونوں گھر تمھیں ہی دیتا ہوں۔ راوی: عمرو بن شریدؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۱۱۶)۔

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بار پوچھا کہ میرے دو پڑوسی ہیں۔ ان میں سے ایک کو ہدیہ (یا تحفہ) بھیجنا چاہتی ہوں۔ ان میں سے کس کو بھیجوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ اُس کو جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۱۱۷)۔

میں قبیلہ اشعر کے دو لوگوں کو لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچا، اور عرض کیا کہ یہ دونوں ملازمت کے خواہشمند ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، نہیں ہم اپنے پاس اُسے ملازم نہیں رکھتے جو خود سے اس بات کا مطالبہ کرے۔ راوی: ابو موسیٰ اشعریؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۱۱۹)۔

Siddiqui Publications

اہم فقہی پہلو:

- شفعہ، فقہاء کی اصطلاح میں اس حق کو کہتے ہیں جو پڑوسی کو بطور پڑوسی کے حاصل ہوتا ہے کہ اگر کوئی اپنا مکان، زمین یا جائیداد بیچنا چاہتا ہے تو اس کو خریدنے کا پہلا حق اس کے پڑوسی کا ہے۔ اگر وہ کسی وجہ سے عذر کر دیتا ہے تو پھر دوسرے کو بیچا جاسکتا ہے۔ بعض فقہاء کہتے ہیں کہ حق شفعہ صرف استحباب (یعنی شریعت کی رُو سے ثواب کا موجب ہونے) کی حد تک ہے، لازمی نہیں۔ جب کہ دوسرے کہتے ہیں کہ حق شفعہ لازمی ہے اور پڑوسی کو اعتراض کا حق حاصل ہے۔
- بیع میں اپنے حق کو ظاہر کرنے والا شفیع ہے۔ اور کسی کو جب کسی جائیداد کے مالک ہونے کا حق مل جاتا ہے تو وہ شفعہ کہلاتا ہے۔ شفعہ وہ شخص کر سکتا ہے جس کی مِلک، خریدی جانے والی جائیداد سے متصل ہو۔ یعنی پڑوسی کے قریب ہونے کی وجہ سے وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔
- رسول مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ جو شخص دیوار یا باغ کی ملکیت میں اس کا شریک ہے، اس کو خریدنے کا اختیار دیے بغیر کوئی اپنا حصہ فروخت نہ کرے۔
- حقِ بیع میں شریک کے لیے شفعہ ثابت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اس شخص کے لیے شفعہ ثابت ہے جو زمین یا گھر یا باغ کی ملکیت میں شریک ہے۔ اپنے شریک کو بتائے بغیر کسی اور کے ہاتھ فروخت کرنا صحیح نہیں ہے۔ بتانے کے بعد یا تو وہ خود اسے خرید لے گا یا پھر فروخت کے لیے اپنا حق چھوڑ دے گا۔

نوٹ:

حقوق العباد میں سے ایک اہم حق پڑوسی کا حق ہے جس کی جانب اسلام نے بڑی توجہ دلائی ہے۔ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جبرئیل علیہ السلام مجھ کو پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں مسلسل تاکید کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ انھیں وارث بنادیں گے۔ راویان: حضرتہ عائشہؓ اور ابن عمرؓ۔ (صحیح بخاری: ۵۶۱۷، ۵۶۱۸)۔۔۔ مرتب

Siddiqui Publications